اسرار الاولیاء

ملفوظات

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت خواجہ بدر اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ جام نور

۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶

اردو ترجمہ کتاب

اِسرارُالاولیاء

یعنی ملفوظات زاہد الاتقیاء سراج الاولیاء حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر مسعود اجودھنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت خواجہ بدر اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ الذی نور قلوب العارفین بنور معرفتہٖ وفضل احوال المحبین علی العاملین بکمال فضلہٖ وحکمتہٖ۔ بے حد ثنا اس خالق کو جس کے فضل کے فیض سے صاحب المکارم سلطان الاولیاء قطب العالم وارث الانبیاء تاج الاصفیاء شمس العارفین فرید الحق والشرع والدین دام اللہ تقوٰی کے الفاظ اور بادہ کے فوائد جو میں نے سنے لکھے اور ان کا نام اسرار الاولیاء رکھا۔

بعد ازاں بندہ درویشان خادم الفقراء والمساکین جو ان معانی کا جمع کنندہ ہے عرض

لے بیسا عافی

رباعی

آنانکہ در ہوائے تو شیدا نشستہ اند ‌‌ ‌ از جملہ کس بریدہ و تنہا نشستہ اند
خود در خدائے نام بجز دوست گفتہ اند ‌ ‌ اے عاشقاں کہ بر تو شیدا نشستہ اند

در عالم تفکر بر دل نہادہ اند
گاہے فتادہ و گہ برپا نشستہ اند

بعد ازاں فرمایا کہ اے درویش! ایک مرتبہ کوئی شخص ملتان سے آیا۔ اور اس نے کہا کہ میں شیخ بہاؤ الدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ کو نجات ہوئی۔ تو اپنی خانقاہ سے نکل سوار ہو کر ملتان بھر میں پھرے اور ڈھونڈی پٹوادی کہ جو شخص آج بہاؤ الدین کا چہرہ دیکھے گا میں ضامن ہوں کہ قیامت کے دن اسے دوزخ میں نہیں لے جایا جائے گا جوق در جوق مسلمان آ کر آپ کا دیدار کرتے۔ اور آپ قسم کھا کر فرماتے کہ قیامت کے دن تم دوزخ میں نہیں جاؤ گے۔ کیونکہ مجھے کہا گیا ہے کہ اے بہاؤ الدین جو آج تیرا دیدار کرے گا۔ قیامت کے دن ہم اسے دوزخ میں نہیں بھیجیں گے۔ جونہی اس شخص نے یہ حکایت ختم کی۔ مجھ پر حالت طاری ہوئی۔ اور کہا۔ اے درویش! اگر بہاؤ الدین نے یہ بات کہی ہے کہ جو شخص آج میرا دیدار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں نہیں بھیجے گا۔ اب میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دنیا میں جس مسلمان نے میری بیعت کی ہوگی۔ یا مجھ سے مصافحہ کیا ہوگا۔ یا میرے فرزندوں کا ہاتھ پکڑا ہوگا۔ یا میرے مریدوں کی بیعت کی ہوگی یا میرے خانوادہ میں بیعت کی ہوگی۔ وہ ہرگز ہرگز دوزخ میں نہیں جائیگا۔

اس واسطے کہ میرے پیر قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک دفعہ فرمایا کہ اے فرید! حق تعالیٰ نے مجھے یہ درجہ عنایت فرمایا ہے کہ جو شخص تیرا یا تیرے فرزندوں یا تیرے مریدوں کا مرید ہوگا۔ وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ وہ بالعزور بہشت میں جائے گا۔ نیز مجھے بھی ہزار مرتبہ یہ آواز آ چکی ہے۔ کہ فرید اجودھنی نیک بخت بندہ ہے۔ جب شیخ الاسلام نے یہ حکایت ختم کی۔ تو عالم تحیر میں کھڑے

فصل شانزدہم

سخن در ذکر بوسیدن دست بزرگان افتادہ بود

جب پائبوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ تو اس وقت مولانا نظام الدین بدایونی۔ مولانا یحییٰ غریب شیخ برہان الدین ہانسوی، شیخ بدرالدین غزنوی اور اور عزیز حاضر خدمت تھے۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ اے درویش! ایک دوسرے کا ہاتھ چومنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیا علیہم السلام کی سنت ہے۔ جو شخص تعظیماً مشائخ کے دست مبارک کو بوسہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے گناہ سے اس طرح پاک کر دیتا ہے۔ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

پھر فرمایا کہ درویش اور مشائخ ایک دوسرے کا ہاتھ اس واسطے چومتے ہیں۔ کہ شاید کسی مغفور کا ہاتھ ہاتھ میں آجائے کہ جس کی برکت سے بخشے جائیں۔

پھر فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنا چاہتا یا سلام کرنا چاہتا۔ تو آنجناب پہلے ہی اسے سلام کرتے اور مصافحہ کرتے۔

پھر فرمایا کہ امیرالمؤمنین علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہتیری مرتبہ چاہا کہ پہلے میں سلام کروں یا مصافحہ کروں۔ لیکن میسر نہ ہوا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی کسی محلے یا مجمع میں سے گزرتے۔ جب تک سب کے ہاتھ کو بوسہ نہ دے لیتے۔ آگے نہ گزرتے اور سب سے دعائے خیر طلب کرتے۔

پھر فرمایا کہ جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر ایک دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں۔ اور مصافحہ کر کے ہاتھ ملاتے ہیں۔ تو ان کے گناہ جھڑتے ہیں۔ جیسے درخت سے پتے موسم خزاں میں جھڑتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ بزرگوں کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں دین و دنیا کی خیر و برکت ہے۔
پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا سلوک کیا۔ فرمایا۔ جو کچھ میں نے دنیا میں کیا تھا۔ سب کچھ مجھے دکھایا گیا۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ اتنے میں حکم ہوا کہ اس نے فلاں روز دمشق کی جامع مسجد میں خواجہ شریف کے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا۔ جس کی برکت سے اسے معاف کیا جاتا ہے۔
پھر فرمایا کہ قیامت کے دن کئی گنہگار صرف ہاتھ چومنے کی وجہ سے بخشے جائیں گے اور دوزخ سے نجات پائیں گے۔
پھر فرمایا کہ یوسف حجاج سے وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا تیری کیا حالت ہے؟ کہا ہلاکت کے مقام میں ہوں۔ لیکن امید ہے کہ بخشا جاؤں گا۔ پوچھا کس نیکی کی وجہ سے تجھے امید ہے؟ کہا۔ کہتے ہیں کہ فلاں مجلس میں تونے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک کو عزت سے بوسہ دیا تھا۔ تجھے ہم اس کام کے عوض بخش دیں گے۔
پھر فرمایا کہ خواجہ قطب الدین چشتی قدس اللہ سرّہ العزیز جامع مسجد سے نکلتے۔ تو آپ کے اصحاب حلقہ بنا لیتے۔ اور آپ کا دست مبارک لٹکا رہتا۔ جو آتا۔ آپ کے دستِ مبارک کو بوسہ دے کر چلا جاتا۔
پھر فرمایا کہ آثار الاولیاء میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بزرگ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بزرگ یا شیخ کے ہاتھ کو بوسہ دے گا۔ وہ ضرور بخشا جائے گا۔ اس واسطے کہ مشائخ کا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ہے۔ جو مشائخ کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑتا ہے
پھر فرمایا کہ امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں بیٹھے ہوتے۔ تو جب کوئی آتا آپ اٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے۔ اور جب روانہ ہوتا تو بھی اٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے۔
پھر فرمایا کہ اے درویش! مہتر داؤد علیہ السلام جب مسند حکومت پر بیٹھے۔ اور عدل و انصاف کے لیے لوگ آتے۔ تو آپ مظلوموں کی دادرسی کرتے۔ اور بنی اسرائیل کا جو بزرگ آتا۔ خود مسند سے اٹھ کر اس کا ہاتھ چومتے۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے۔ کہ